رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

وشکراً لما اولی من الانعم الفاخرہ	حمداً لمن لہ الحمد فی الاولی والاخرہ
وعلی آلہ وصحبہ بدور التمام	وصلوٰۃ وسلاماً علی خاتم رسلہ الکرام

کہ این رسالہ بدیعہ در بیان ایصال ثواب باموات مستنبط از کتب مستندہ معتبرہ حنفیہ ارباعیہ

مسمیٰ بہ

تلک العشر

از تصانیف

فضیلت دستگاہ ابو الرشید حاج الحرمین مولوی عبد الحکیم صاحب قادری دہلوی

ابن مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مرحوم و مغفور حسب فرمایش مولوی

محمد کرامت حسین صاحب بریلوی

بہ مطبع قیصری واقع شہر بریلی حلیۂ طبع پوشید

سنہ ۱۰۰۹ء

فہرست تملک العشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علی فی ارتفاع مجدہ عن اغراض الھمم وجل باتساع رفدہ عن اعتراض التھم وجلا قلوب اولیائہ بینابیع الحکم وھدی بنی انبیائہ بارشادہم علی صنوف النعم حمدًا تضیق باحصائہ حروف الکلم اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شھادۃ تشفی القلوب من السقم وتکفی المرھوب النقم واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ نقلہ فی اطھر صلب واطیب رحم وخصصہ باحسن الاخلاق والشیم وارسلہ الی العرب والعجم وجعل امتہ خیر الامم فشق الاسماع من الصمم اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اھل الفضل والکرم

امابعد کہتا ہی فقیر حقیر احقر العباد خادم العلماء زمان خوشہ چین ارباب علم الیقین گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار محمد عبد الحکیم قادری دہلوی خلف مولوی محمد عبد الرحیم شہید نور اللہ مرقدہ ونسبہ فرید الدھر ووحید العصر عمدۃ العلماء افضل الفضلاء زبدۃ الکاملین نخبۃ العاشقین ناصر الملۃ النبویۃ محی الطریقۃ المصطفویۃ حاجی الحرمین الشریفین زادھما اللہ شرفًا وتعظیمًا قادری نقشبندی سہروردی چشتی مریدی امنی حضرت مولانا وھادینا وجدنا واستاذنا مولوی محمد حاجی قاسم دہلوی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کہ بیچ اخر زمانہ کے بعض مردم عوام کے بسبب اختلاف درمیان علما کے چند مسائل بیچ احوال

بیان سبب تالیف کتاب

اموات کی اور رواج بعضی رسومات کا کہ بعد ممات سے کرتے ہین پیش کئے اور طلب جوابات
اُنکے کا کیا لہذا اس نحقیر نے اُن مسائلونکو ہمراہ جوابون اُنکے کے از روے احادیث اور
روایات معتبرہ کے ساتھہ نقل حدیث اور روایات کے اور نام کتاب کا کہ جس سے حدیث اور
روایات نقل کی واسطے ازدیاد اعتقاد عوام کے چنانچہ تفصیل کتابون منقول کی یہہ ہے
شرح برزخ فتاوی غرائب خزانۃ الروایات عین العلم بحر الرائق غانیہ فتاوی ملتقط
تحفۃ الغاسلین جامع المتفرقات تحفہ حسنی مشکوۃ شریف تفسیر امام عجل شرح مشکوۃ
فتاوی جوہرہ شرح عبد الحق حینۃ المزدین شرح صدور تجنیس فتاوی عالمگیری
عنایہ سراجی شرح ہدایہ کفایہ شعبی فتاوی کبریٰ مضمرات تاتارخانیہ جامع الجوامع
ملتقط الاحیا سراج انوار طیبی تتمہ کتاب تہذیب فتاوی خزانہ کتاب اذکار
مختصر فتاوی نوادر روضۃ فتاوی دستور القضاۃ من فتاوی نسفیہ کفایۃ المجالس
شارح مصالح حنفیہ نصاب الاحتساب رسالہ محمد شافع سراجی سراجیہ تصنیف شیخ بن
ہمام کتب منشور سیوطی تفسیر کبیر جامع الاصول کنز العباد شرح طریقہ محمدیہ
فتاوی قاضیخان طوالع الانوار شرح در المختار فتح المتعال

پہلے بطور استفتاء کے لکھکر بیچ خدمت علماء شہر کے حاضر کیا غرض سب علماء شہر نے بخوبی
تمام ملاحظہ فرمایا اور پسند کر کے ساتھہ مواہیر اپنی کے مزین کیا - پھر اس حقیر نے
بار بعضی اخلاصون کے سے اسکو بطور رسالہ کے ساتھہ ترجمہ اردو کے جمع کیا تا کہ
مردم عوام کو ساتھہ اسکے نفع ہو اور تاریکی جہل سے بیچ روشنائی علم کے آدین اور ایسی
حدیث اور روایات کو اوپر عمل اپنی کے حجت اور دلیل مستحکم کرین اور راہبر فقیر کو ساتھہ دعا
خیر کے یاد رکھین اور نام اس رسالہ کا **تِلکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ** رکھا وَاللّٰہُ یَھدِی اِلیَ
الرَّشَادِ وَاِلَیہِ المَبدَأُ وَالمَعَادُ **مسئلہ اول** کفنی کہ واسطے مُردون کے لکھتے
ہین درست ہے یا گناہ **جواب** درست ہے اور موجب نجات کا ہے عذاب گور سے چنانچہ

بالفتح یا سنج و بالکسر موضعہا و نمناک ۱۲

بیچ فصل چھٹی **باب** بیسوین مفتاح الجنان سے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جب مرے کوئی اور اسکو لپیٹین بیچ کفن کے اور یہہ آیت اور یہہ دعا
اوپر کاغذ کے لکھی اور اوپر سینہ اُس مُردہ کے رکھی اللہ تعالی ساتھہ برکت اِس دعا کے
اوپر اُس مردہ کے رحمت کرے اور نزدیک اُس کے آوینگے فرشتے رحمت اور سندس اور استبرق اور
فرش جنت اوپر اُس کے کھولین اور اُس مردہ کو عذاب گور نہو برکت اُس دعا کی سے اور وہ دعا یہ ہے
رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ
اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ
لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ
لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ

اور بیچ حدیث کے ہے رسول خدا سے جو کوئی اِس دعا کو لکھی اور اوپر سینہ مردہ کے رکھی حق تعالی عذاب
گور کو دفع کرے ساتھہ فضل اپنے کے ۔ دعا یہ ہے سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ اَنَا عَبْدُكَ رَبِّ
اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اور کفایہ شعبی میں ہے اِنَّهٗ اَوْصٰى اِلٰى اِبْنِهٖ اِذَا مِتُّ وَغَسَّلْتَ فَاكْتُبْ
فِيْ جَبْهَتِيْ وَصَدْرِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ فِي
الْمَنَامِ فَسَاَلْتُ عَنْ حَالِهٖ فَقَالَ وُضِعْتُ فِي الْقَبْرِ جَاءَتْنِي الْمَلٰئِكَةُ الْعَذَابُ فَلَمَّا رَاَوْا مَكْتُوْبًا عَلٰى
جَبْهَتِيْ وَصَدْرِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰمَنْتُ مِنَ الْعَذَابِ

ترجمہ ایک مرد نے بیچ حالت مرض کے بیٹے اپنے کو وصیت کی کہ جب مین مرون اور غسل دیا جاوے مجھ
چاہیے کہ اوپر پیشانی اور اوپر سینہ میری کے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیو۔ کہا بیٹے نے
پس بجا لایا مین یہہ وصیت۔ پھر دیکھا مین نے باپ کو خواب مین اور پوچھا مین نے
حال اسکے سے۔ کہا جس وقت رکھا تو نے میری تئین بیچ گور کے فرشتے عذاب کے
آئے میری پاس۔ جب لکھا دیکھا بیچ پیشانی اور سینہ میری کے بسم اللہ الرحمن الرحیم
۔ مامون ہوا مین۔ اور سوا اسکے بیچ در المختار وغیرہ کے لکھا ہی **مسئلہ ۲** تصدق طرف
میت کی سے واسطے غربا اور فقرا اور مساکین کے کیا حکم رکھتا ہی **جواب** مسنون اور مستحب ہی اسواسطے
کہ یہہ صدقہ ہی اور صدقہ میت کیطرف سے سنت ہی اور موجب نجات کا ہی عذاب گور سے
چنانچہ بیچ کتاب شرح برزخ کے حدیث نقل کی رُوِيَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ تَصَدَّقُوا عَنْ أَمْوَاتِكُمْ
مِنْ مَلٰئِكَةِ الْقَبْرِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَتَصَدَّقُوا لِرُوحِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الدَّفْنِ لِيَكُونَ ذٰلِكَ فِدْيَةً
لَهُ مِنْ أَيْدِي مَلٰئِكَةِ الْعَذَابِ **ترجمہ** یعنی روایت کی گئی ہے کہ تحقیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فدیہ دو مُردون اپنے کے تئین فرشتون قبر سے
اگرچہ آدھی کھجور ہو اور صدقہ دو تم واسطے روح مُردہ کے اول دفن کرنے سے تو کہ ہو وہ
فدیہ واسطے اوسکے ہاتھون فرشتون عذاب سے۔ اور بھی بیچ فتاوی غرائب کے کہا لَا يَأْتِي عَلَى
الْمَيِّتِ لَيْلَةٌ أَشَدُّ مِنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ فَارْحَمُوا الْمَوْتَاكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ
ترجمہ نہین آتی اوپر مُردہ کے سخت تر پہلی رات سے پس رحم کرو واسطے مُردون اپنے کے
ساتھ کسی چیز کے صدقہ سے اور بیچ خزانۃ الروایات کے ہی وَيَتَصَدَّقُ أَوْلِيَاؤُهُ قَبْلَ مُضِيِّ
اللَّيْلِ بِشَيْءٍ **ترجمہ** اور صدقہ دیوے ولی پہلے گذرنے رات سے ساتھ کسی شی کے صدقہ سے اور
درمیان بحر الرائق کے نقل کیا فتاوی خانیہ سے اِنِ اتَّخَذَ أَهْلُ الْمَيِّتِ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ
كَانَ حَسَنًا إِنْ كَانُوا بَالِغِينَ وَإِنْ كَانُوا فِي الْوَرَثَةِ صَغِيرًا لَمْ يَتَّخِذُوا ذٰلِكَ مِنَ التَّرِكَةِ
ترجمہ اگر لیوی اہل میت طعام کو واسطے فقرا کی البتہ ہو بہتر اگر ہووے اولاد بالغ اور اگر ورثہ مین

ہون صغیر تو ہیہ لیا جاوی طعام ترکیسے تمام ہوئی کلام اُس کی **مسئلہ ۳** ہمراہ مردی کے جو توشہ لیجاتے ہین درست ہی یا نہین اگر درست ہی تو مستحق اُسکا کون ہی **جواب** درست ہی اور مستحق اُس کے حاملان جنازہ اور گورکن ہین چنانچہ بیچ فتاوی ملتقط کی ہی

اَهْلُ الْمُصِيبَةِ لَوْ حَمَلُوا الطَّعَامَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ عِنْدَ قَبْرِهِ وَهُوَ حَقُّ الْحَامِلِينَ وَالْحَافِرِينَ أَيْضًا فَيَحِلُّ أَكْلُهُ لِعُمُومِ الْبَلْوَى

نقل کیا اِس روایت کو بیچ زاد اللبیب کے ترجمہ اُسکا یہہ ہی کہ اہل مصیبت اگر اٹھاوین طعام کو پیچھے جنازہ کے نزدیک قبر اُسکی کی پس وہ حق ہی حاملان جنازہ کا اور گورکندون کا اور بھی آیا ہی کہ حلال ہی کہانا اُنکا سبکو اور بیچ تحفۃ الغاسلین اور جامع المتفرقات کی ہی کہ طعامیکہ عقب جنازہ میبرند حلال ست خوردن آن و علیہ الفتوی اور بیچ تحفہ حسینی کے کہا بالا قبر گورستان بردن ممنوع ست پس باید کہ بیرون گورستان قسمت کنند آنرا در عرف توشہ میگویند حلال ست اکل و حاملان و حاضران را یعنی وہ طعام کہ پیچھے جنازہ کے لیجاتے ہین حلال ہی کہانا اُسکا اور اوپر اُس کے ہی فتوی لاکن بالای قبر گورستان تک لیجانا ممنوع ہی پس چاہیی کہ باہر گورستان کے باٹین اور اوسکو بیچ عرف کے توشہ کہتی ہین حلال ہی کہانا اُسکا حاملان جنازہ اور گورکندون کو **مسئلہ ۴** وقت دفن کرنے مردہ کے شہنیان مٹی کی اور سنگریزی ڈالتی ہین اور آبپاشی کرتے ہین کیا حکم ہی جائز یا مسنون یا مستحب ہی **جواب** مسنون اور مستحب ہی اسواسطے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کہا چنانچہ بیچ مشکوۃ شریف کے ہی

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثَى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا وَأَنَّهُ رَشَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ

ترجمہ یعنی روایت ہی جعفر بیٹے محمد سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشت گل کی ڈالی اوپر مردہ کے تین مشت ساتھہ دونون ہاتھون اپنی کے ملاکر اور تحقیق علیہ السلام نے پانی چھڑکا اوپر قبر ابراہیم بیٹی اپنی کی اور رکھی اوسپر ڈھیلے اور امام محلی نے

بیچ تفسیر انکی کے کہا قوله حثى على الميت هذا الحديث يدل على انه سنة لكل واحد يكون من حضر

على راس القبر يحثو ثلث حثيات من التراب في القبر بعد نصب اللبنات على اللحد وعلى

ان يرش القبر بالماء و وضع الحصباء وهو الحجار الصغار على القبر سنة

ترجمه یعنی قول اسکا حثى على الميت یہہ حدیث دلالت کرتی ہے

اسپر کہ تحقیق سنت ہی واسطی ہر ایک کے انہو نمین سی جو کہ حاضر ہون قبر پر یہہ کہ ڈالین تین

مٹھیان خاک سی بیچ قبر کے بعد بٹاوکے اور تحقیق چھڑکنا قبر کو ساتھہ پانی کے اور رکھنا

روڑونکا کہ وہ پتھر ہین چھوٹے اوپر قبر کے سنت ہی اور اصحابنے بھی اوپر قبر پیغمبر علیہ السلام کے

آبپاشی کروائی ہی اور یہہ بھی بیچ مشکوۃ کے جعفر سی مروی ہی عن جعفر بن محمد قال رش

قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وكان الذي رش الماء على قبره بلال بن رباح بقربة

بدء من قبل راسه حتى انتهى الى رجليه

ترجمه کہا جعفر بیٹے محمد نے چھڑکی گئی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھا چھڑکنیوالا بلال بن

رباح ساتھہ مشک اپنی کے کہ شروع کیا سر سی دونو قدم تک آپکے اور بیچ فتاوی جوہرہ کے ہی

يستحب لمن شهد دفن ميت ان يحثو في قبره ثلث حثيات من التراب بيديه

جميعا ويكون من قبل راس الميت ويقول في الحثية الاولى منها خلقناكم وفي الثانية

وفيها نعيدكم وفي الثالثة ومنها نخرجكم تارة اخرى ترجمه یعنی مستحب ہی واسطی ان لوگون

کے جو حاضر وقت دفن کرنے میت کی ہون یہہ کہ ڈالین درمیان قبر اُس مردہ کی تین مٹھی

خاک سی ساتھہ دونو ہاتھون اپنی کی اور ہو ڈالنا طرف سر میت کی سی اور کہی بیچ مٹھی اول کے

منها خلقناكم اور درمیان دوسری کی وفيها نعيدكم اور اندر تیسری کی ومنها نخرجكم تارة

اخرى اور بیچ شرح مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی کی ہی درمیان تفسیر حدیث جعفر کے قوله

رش قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وذلك لمصلحة ذاتها لا تضعف والعلة في رش قبر غيره

عليه السلام التفاول بنزول الرحمة وغسل الخطايا وعلل ايضا

بانه تمسیك التراب القبر ترجمہ قول اسکا کہ پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور یہہ واسطے اس مصلحت کے تھا کہ دیکھا اوسکو اصحاب نے اور سبب بیچ چھڑکنے قبر غیر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے نیکفالی ہی بیچ نزول رحمت کے اور دہونا خطایا کا اور علت کیا گیا ہی ساتھ
اسکے کہ تحقیق پانی روکتا ہی مٹی کو قبر کی اور بیچ جنۃ المزیدین کے ہی کہ جب ہموار کرین قبر کو پانی
سر کو پیر تک ڈالین کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کہا پانی چھڑکنا موجب نجات کا ہی عذاب گور سے

مسئلہ ۵ اذان کا کہنا بعد دفن میت کے حرام ہی یا مکروہ یا جائز **جواب** نہ حرام ہے
نہ مکروہ بلکہ جائز ہی اسواسطے کہ اگر حرام ہوتا تو نزدیک امام شافعی رح کے کیون بعد از انزال
مردے بیچ قبر کے اذان جائز ہوتی اور چنانچہ موجدان جدید نے بھی اپنے رسالہ مین جواز اذان
بعد دفن میت کے حوالہ شافعی کا دیا ہی دوسرے یہہ کہ بیچ اذان کے ذکر ہی وکل ذکر دعاء
اور جو ذکر ہی دعا ہی اور تیسری یہہ کہ اذکار اوپر اموات بطور تلقین اور غیر تلقین کے علی سبیل العموم
بیچ احادیث کے آیا ہی چنانچہ درمیان مشکوۃ شریف کے ہی جابر رضی اللہ عنہ سے قال خرجنا
مع النبي صلی اللہ تعالی علیه وسلم الی سعد بن معاذ حین توفی فلما صلی علیه محمد صلی الله تعالی علیه
وسلم ووضع فی قبره وسوی علیه سبح رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فسبحنا طویلا ثم کبر
فکبرنا فقیل یا رسول الله لم سبحت ثم کبرت قال لقد تضایق علی هذا العبد الصالح قبره حتی فرجه
الله تعالی عنه رواه احمد قال الطیبی حتی متعلق بمحذوف ای ما زلت اکبر وتکبرون واسبح
وتسبحون حتی فرجه الله تعالی انتهی واقول الانسب تقدیم التسبیح والتکبیر علی هذا
لاطفاء الغضب الالهی ولذا ورد التسبیحات والتکبیرات
عند رؤیة الحریق ترجمہ یعنی کہا جابر نے نکلے تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے طرف سعد بن معاذ کے وقتیکہ فوت ہوئے وہ پس جب نماز پڑہی اوپر انکے صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور رکہا انکو بیچ قبر کے اور ہموار کی قبر انکی تسبیح پڑہی اوپر انکے صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تسبیح کہی ہمنے
طویل پھر تکبیر کہی پس کہا گیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسواسطے تسبیح پڑہی آپنے پھر تکبیر کہی آپ نے

مسئلہ جواب

فرمایا مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے پس تنگی کی تھی اور اس نیکبخت کے قبر اسکی نے یہانتک
کہ کشادہ اور فراخ کر دیا قبر کو خدا نے اسکی۔ روایت کی اسکو احمد نے اور ملا علی قاری نے
درمیان شرح کے لکھا اور کہا طیبی نے حتی کا متعلق محذوف ہے ای ہمیشہ تکبیر کہتی تھی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور تکبیر کہتی تھی صحابہ اور تسبیح کہتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح کہتی تھے
صحابہ حتی کہ فراخ کر دی اسکو اللہ تعالی نے اور مناسب تر ہے تقدیم تسبیح اور تکبیر کی اور بچاؤ کے
اس غضب خدا کے اور اسکے واسطے استحباب آیا ہے تسبیح اور تکبیر کا وقت دیکھنے آگ کے وعن ابی امامۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیہ فلیقم
احدکم علی راس القبر ثم لیقل یا فلان بن فلان فانہ یسمعہ ولا یجیب ثم یقول یا فلان بن فلان
فانہ یستوی قاعدا ثم یقول یا فلان بن فلان فانہ یقول ارشدنا رحمک اللہ ولکن لا تشعرون
فلیقل اذکر ما خرجت علیہ من الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
وانک رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقران اماما فان منکرا و
نکیرا یاخذ واحد منہما بید صاحبہ ویقول انطلق بنا فانا لا نقعد عند من
لقن حجتہ فیکون اللہ حجیجہ دونہما قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فان لم نعرف امہ قال ینسبہ
الی حواء ویقول یا فلان بن حوا نقل الحدیث فی شرح الصدور

ترجمہ یعنی روایت ہی ابی امامہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے جسوقت کہ مرے کوئی بھائی تمہارے
سے پس برابر کرو تم مٹی کو اوپر اوسکے۔ پس چاہیئے کھڑا ہو ایک تمہاری سے اوپر قبر اوس
کے کہے ای فلان بیٹے فلان کے۔ پس مقرر وہ مردہ سنتا ہے اور جواب نہیں دیتا پھر کہتا
ہے ای فلان بن فلان پس تحقیق وہ مردہ سیدہا ہو بیٹھتا ہے پھر کہتا ہے کہ فلان بیٹے فلانے
کے پس مردہ کہتا ہے ارشاد کرو ہمکو رحمت کرے خدا تجھکو اور لیکن تمکو شعور نہیں پس چاہیے
کہ کہے یاد کر اوس چیز کو کہ باہر نکلا تو اوپر اوسکے دنیا سے ساتھ اس شہادت کے کہ تحقیق نہیں کوئی

معبود مگر خدا اور تحقیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بندہ اسکا ہی اور تحقیق تو راضی ہوا ساتھہ خدا کے از روی
رب کے اور ساتھہ اسلام کے از روی دین کے اور ساتھہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے از روی نبی کے
اور ساتھہ قرآن شریف کے از روی امام کے پس تحقیق منکر نکیر پکڑتے ہین ایک انہو مین سے ہاتھہ
صاحب اپنے کو اور کہتے ہین چلو ساتھہ ہمارے نہین بیٹھتے ہم پاس اس شخص کے کہ تلقین کیگئی
حجت اسکی پس ہوتا ہی خدا حجت اسکی آگے اون دونون کے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پس اگر نہجانین ہم مان کو اسکی فرمایا نسبت کرے اسکو ساتھہ حوا کے نقل کیا اس حدیث کو بیچ شرح صدور کے
اور نووی نے بھی ساتھہ اتفاق علما کے اوپر استحباب تلقین کے کہا قَالَ النَّوَوِیُّ ثُمَّ اتَّفَقَ
کَثِیرٌ مِنْ اَصْحَابِنَا عَلَی اسْتِحْبَابِ التَّلْقِینِ مِنْهُمُ الْقَاضِی حُسَیْنٌ مَنْ نَصَّ فِی تَعْلِیقِهِ وَنَقَلَهُ
عَنِ الْاَصْحَابِ مِنْهُمْ اَبُو سَعِیدٍ الْمُتَوَلِّی فِی التَّتِمَّةِ وَالشَّیْخُ اَبُو الْفَتْحِ نَصْرٌ الْمَقْدِسِی
وَالْاِمَامُ الرَّافِعِی وَغَیْرُهُمْ وَقَالَ النَّصْرُ فِی کِتَابِ التَّهْذِیبِ اِذَا دُفِنَ الْمَیِّتُ تَقِفُ
عَلَی رَاْسِ الْقَبْرِ وَتَقُولُ ترجمہ کہا امام نووی نے کہ متفق اکثر صحابہ ہمارے سے اوپر استحباب
تلقین کے ہین انہین سے ایک قاضی حسین ہی کہ لکھا تعلیق مین اپنی اور نقل کیا اسکو اصحاب در بارہ و
کرا و نہین سے ابو سعید متولی ہی کہ بیان کیا اوسنے تتمہ مین اور شیخ ابو الفتح نصر نے کتاب تہذیب
مین کہ جب دفن ہو چکے میت ٹھیرے سرہانے قبر کے اور کہو دے یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اُذْکُرِ
الْعَهْدَ الَّذِی خَرَجْتَ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَا رَیْبَ فِیهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُورِ وَاَنَّکَ رَضِیتَ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِینًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْکَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِالْمُسْلِمِینَ اِخْوَانًا
رَبِّیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ هٰذَا فِی الطِّبِّیِّ وَیُسْتَحَبُّ تَلْقِینُ
الْمَیِّتِ عَقِیبَ الدَّفْنِ وَالدُّعَاءُ لَهُ ترجمہ یعنی مستحب ہی تلقین مردی کی پیچھے دفن کے اور دعا
واسطے اسکے اور سوا ازین بیچ فتاوی خزانہ کے کہا کہ امام صفار نے بیچ کتاب تلخیص الادلہ کے استحباب
تلقین کا بیان کیا اور کہا فَمَنْ لَمْ یُلَقَّنْ فَهُوَ عَلَی الْاِعْتِزَالِ وَبَیَانُ ذٰلِکَ فِی التَّلْخِیصِ ترجمہ

یعنی جو کوئی تلقین کرے وہ اوپر مذہب معتزلہ کے ہی اور پورا بیان انکا بیچ تنبیہ کے ہی **مسئلہ ۶**
جلوس واسطے مصیبت کے اندر گھر کے یا درمیان مسجد کے تاکہ آدمی آویں اور تعزیت کریں درست ہے
یا نہیں **جواب** درست ہی اسواسطے کہ بیچ فتاوی ظہیریہ کے ہی لَا بَاسَ لِاَهْلِ الْمُصِيبَةِ اَنْ
يَجْلِسُوْا فِي الْبَيْتِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَالنَّاسُ يَاتُوْنَهُمْ وَيُعَزُّوْنَهُمْ **ترجمہ** یعنی مضایقہ
نہیں واسطے اہل مصیبت کے یہ کہ بیٹھیں بیچ گھر کے یا مسجد میں تین دن اور آدمی آویں پاس انکی اور تعزیت
کریں انکو اور بیچ فتاوی غرائب کے ہی قَالَ اَهْلُ الْحَقِّ اِذَا اُصِيْبَ الْمُسْلِمُ مُصِيْبَةً تَقْعُدُ صَاحِبُهَا
وَالنَّاسُ مَعَهُ لِلتَّعْزِيَةِ مُتَعَظِّمِيْنَ لِلْمَيِّتِ الَّذِيْ خَلَا مِنْهُ الْمُصَلَّاةُ وَاٰثَارُ اِسْلَامِهِ وَبَرَكَةُ دِيْنِهِ وَجَزَعُوْا
وَيَتَجَاوَزُوْا عَلٰى مَا دَخَلَ النَّقْصُ فِيْ عَدَدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَهْلِ التَّعَبُّدِ وَيَكُوْنُوْنَ غَيْرَ مَجْمُوْعِيْنَ
وَاَسْعٰى اَنْ يَقْرَءَ الْقُرْاٰنَ مُتَوَجِّهِيْنَ اِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَشْغَلُوْنَ بِمَا لَا يَعْنِيْهِمْ سِيَّمَا الْقِيَامُ
بِالْجَائِيْ فَاِنَّهُ مَحْذُوْرٌ لِاَنَّ حُرْمَةَ الْقُرْاٰنِ كَحُرْمَةِ الصَّلٰوةِ وَيَجْلِسُ فِي الْبَيْتِ وَلَا بَاسَ
اَنْ يَجْلِسَ فِي الْمَسْجِدِ يَاتِيْهِ النَّاسُ وَقَدْ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَسْجِدِ لَمَّا قُتِلَ جَعْفَرُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَابْنُ رَوَاحَةَ وَالنَّاسُ يَاتُوْنَهُ **ترجمہ** کہا اہل الحق نے جس وقت
پہنچے کسی مسلمان کو مصیبت بیٹھے صاحب اوس مصیبت کا اور لوگ ساتھ اسکے واسطے تعزیت کے بزرگی
کرنے والے واسطے میت کے کہ خالی ہوی اوس سے نمازگاہ اسکی اور آثار اسلام اسکے اور غم کریں اوپر اس
بات کے کہ داخل ہوا نقصان بیچ عدد مسلمانوں کے اور اہل عبادت کے اور ہوں نہ ہجو کرنے والے اور کوشش
کریں بہت پڑہیں قرآن کو متوجہ ہو کر طرف قبلہ کے اور نہ ہوں مشغول ساتھ باتوں لایعنی کے خصوصًا
قیام واسطے آنے والے کے پس تحقیق وہ محذور ہی اسواسطے کہ حرمت قرآن کی مثل حرمت نماز کی
ہی اور بیٹھے بیچ گھر کے اور مضایقہ نہیں اگر بیٹھے مسجد میں تاکہ آویں پاس اسکے آدمی اور تحقیق
بیٹھے بیچ مسجد کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قتل کیے گئے جعفر اور زید بیٹا حارثہ اور بیٹا
رواحہ کا اور آدمی آتے تھے نزدیک جناب رسول مقبول علیہ السلام کے **مسئلہ** تیسرے
دن کہ ختم قرآن کا کرتے ہیں جو بیچ عرف عوام کے سیوم مشہور ہی واسطے میت کے درست ہے

اور ثواب اسکا میت کو پہونچتا ہے یا نہیں **جواب** درست ہے اور ثواب اسکا میت کو پہونچتا ہے
چنانچہ درمیان تجنیس کے ہے لو صلّی او صام او اعتق او فعل شیئا من القربات یصل ثوابہ
الی المیت یجوز ویصل الیہ یعتبر بھذہ النیۃ والعمل فی الایصال انتھی یعنے اگر نماز پڑھی
کوئی یا روزہ رکھے یا بردہ آزاد کرے یا کوئی چیز کرے تقربات سے تاکہ پہونچے طرف میت کے ثواب اسکا
جائز ہے اور پہونچتا ہے طرف میت کے اور معتبر ساتھ اسی نیت کے ہے اور عمل بیچ ایصال کے ہے انتہے
اور بھی شیخ جلال الدین سیوطی نے کہ اجلہ علما سے ہے بیچ کتاب شرح صدور اپنی کے ساتھ تفصیل کے
نقل کی ہے اور کہا اتفاق جمہور سلف اور ائمہ ثلثہ کا اوپر وصول کے ہے عبارت اسکی یہہ ہے فصل
فی القراءۃ للمیت اختلفوا فی وصول ثواب القراءۃ للمیت فجمھور السلف والائمۃ
الثلاثۃ علی الوصول **ترجمہ** یعنے فصل ہے بیان قرأت قرآن میں واسطے میت کے اختلاف
کیا گیا ہے بیچ پہونچنے ثواب قرأت کے واسطے میت کے پس جمہور سلف اور ائمہ ثلثہ متفق ہیں اوپر
پہونچنے کے ایضا فی الباب الرابع عشر من فتاوی عالمگیری فی الحج عن الغیر الاصل
فی ھذا الباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ کان او صوما او
صدقۃ او غیرھا کالحج وقراءۃ القران والاذکار وتلقین الموتی وجمیع انواع
البر کذا فی غایۃ السراجی شرح ھدایۃ **ترجمہ** درمیان باب چودھوین فتاوی عالمگیری
کے ہے بیچ بیان حج کرنیکے غیر شخص کیطرف سے کہ تحقیق انسان کو جائز ہے یہہ کہ گردانے ثواب عمل اپنے کو
واسطے غیر کے نماز ہو نفل یا روزہ یا صدقہ یا سوا اسکے مانند حج اور قرأت قرآن کی اور مانند اذکار
اور تلقین مردوں کے اور تمام انواع برکت کے ایسا ہی ہے بیچ غایۃ سراجی شرح ہدایہ کے وفی الکفایۃ
الشعبی **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم اذا تصدق الرجل بنیۃ المیت امر اللہ تعالی جبریل ان یحمل الی قبرہ سبعین الف
ملک فی ایدی کل ملک طبق نور فیحملون الی قبرہ فیقول السلام علیک یا ولی اللہ
ھذہ ھدیۃ فلان بن فلان الیک فیتلألأ قبرہ واعطاہ اللہ تعالی الف

مدینۃ فی الجنۃ وزوجہ الف حور والبسہ الف حلۃ وقضی لہ الف حاجۃ ترجمہ
درمیان کفایہ شعبی کے ہی جب تصدق کرتا ہی مرد ساتھہ نیت مردی کی حکم کرتا ہی خدایتعالے جبرئیل کو کہ
اوٹھاوی طرف قبر اوسکی کے ساتھہ ستر ہزار فرشتونکے ہوتا ہی ہاتھہ مین ہر فرشتہ کے طباق نور کا
پس اوٹھاتا ہی طرف قبر اوس مردی کے پس کہتا ہی السلام علیک یا ولی اللہ یہہ تحفہ ہی فلان مومن فلانے
کی طرف سے پس تری بیچ نور ہوتی ہے قبر اوسکی اور دیتا ہی اوسکو خدایتعالے ہزار شہر بیچ
جنت کی اور ستر ہزار حورین اور پہناتا ہے ہکو ہزار حلہ اور روا کرتا ہی اوسکی ہزار حاجتین اور
بیچ فتاوی کبری کے ہی لو یتصدق عن المیت او دعی لہ بعث اللہ الی المیت علی طبق
من نور ترجمہ اگر صدقہ دیا جاتا ہی طرفسے مردی کے یا دعا کیجاتی ہی واسطے اوسکے بیجتا ہی
خدایتعالے طرف مردی کے اوپر طبق کے نور سے اور بیچ فتاوی نوادر کے ہی طاعت ساتھہ مردی
اور زندی کے بخشنی روا ہی اور بیچ فتاوی مضمرات کی ہی ملتقط الملخص سی کہ کسی مرد نی آزاد
کیا بردہ طرف باپ کے سے انسب ہے اور ثواب واسطی باپ اوسکے ہی بغیر ناقص ہونی ثواب
بیٹی کے سی اسیطرح صدقات اور دعوات واسطی مان اور باپ کے اور سب مسلمانون کے
اور بیچ فتاوی تاتارخانیہ کے ہی درمیان کتاب الزکوۃ اندر فصل چھٹی کے جامع الجوامع سی کہ
الافضل لمن یتصدق نفلا ان ینوی جمیع المومنین والمومنات لانہا یصل الیہم
ولا ینقص من اجرہ شیٔ ترجمہ یعنی افضل ہے واسطے اوس شخص کے جو تصدق کرتا ہی نفل کو
یہہ کہ نیت کری تمام مومنین اور مومنات کی اسلئے کہ مقرر وہ صدقہ پہونچتا ہی طرف اونکی اور نہین
کم ہوتی اجر اور ثواب بخشنی والی کو کچھ چیز فی الملتقط الاحیاء قال بعض السلف الدعاء
للاموات بمنزلۃ الہدایا للاحیاء فیدخل الملک علی المیت مع طبق من نور فیقول
ہذہ ہدیۃ لک من عند فلان قریبک فلان فیفرح المیت بذلک کما یفرح الحی بالہدیۃ ترجمہ
یعنی ملتقط الاحیاء مین ہی کہ کہا بعض سلف نی کہ دعا واسطے اموات کے بمنزلہ ہدیہ کے ہی واسطے
زندون کے پس داخل ہوتا ہی فرشتہ میت پر ساتھہ طبق نور کے پس کہتا ہے یہہ

وجہ تعین سیوم

تحفہ ہی تیری واسطے پاس فلانے اقربا تیری سے پس خوش ہوتا ہے وہ مردہ جیسا کہ خوش
ہوتا ہے زندہ ساتھہ ہدیہ کے مگر مقرر کرنا روز سیوم کا واسطے تعزیت کے اس
سبب سے ہے کہ دن سیوم پہلتی ایام تعزیت کا ہی ابتداء موت سے تین دن تک اور زیادہ
اس سے مکروہ ہی مگر یہہ کہ معزی علیہ غائب ہو چنانچہ بیچ سراج کے کہا وَقْتُهَا أَيْ وَقْتُ
التَّعْزِيَةِ مِنْ حِيْنَ يَمُوْتُ إِلَى ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَيُكْرَهُ بَعْدَهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْمُعَزّٰى
عَلَيْهِ غَائِبًا فَلَا بَأْسَ بِهَا وَهِيَ بَعْدَ الدَّفْنِ أَوْلٰى مِنْهَا أَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهُ وَهٰذَا إِذَا لَمْ يُرَ
مِنْهُمْ جَزَعٌ شَدِيْدٌ فَإِنْ رَأَى ذٰلِكَ قُدِّمَتِ التَّعْزِيَةُ ترجمہ یعنی وقت تعزیت کا
اُس وقت سے ہی کہ مری مردہ تین روز تک اور مکروہ ہے بعد اُسکے الا یہہ کہ معزی علیہ
غائب ہو پس مضایقہ نہیں ہے ساتھہ اُسکے اور وہ دفن کے بعد انسب ہے اس سے کہ پہلی
ہو دفن کرنے سے اور یہہ جب ہی کہ دیکھا نہ جاوے اونمین سے جزع شدید پس اگر دیکھا جاوے
جزع و فزع مقدم کیجاوی تعزیت اوپر دفن کے اور درمیان کتاب نوازل کے ہی التَّعْزِيَةُ
سُنَّةٌ وَالْجُلُوْسُ لَهَا فِيْ مَوْضِعٍ مُعَيَّنٍ كَرَاهَةٌ وَحَدُّ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ تَقْرِيْبًا وَيُكْرَهُ
بَعْدَهُ ترجمہ یعنی تعزیت سنت ہی اور بیٹھنا اندر جگہہ معین کے مکروہ ہی اور درازی کی
تین روز تک تقریبا اور مکروہ ہی بعد اوسکے اور درمیان فتاوی غرائب کے ہی تَعْزِيَةُ
الْحَاضِرِ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَتَعْزِيَةُ الْغَائِبِ يَوْمٌ وَاحِدٌ فَوْقَهَا يُكْرَهُ ترجمہ یعنی تعزیت حاضر کی
تین روز تک ہی اور تعزیت غائب کی ایک روز ہی اور زیادہ اوس سے مکروہ ہی اور آیا
فتاوی اوزجندی مین کہ جو تصنیف ہی ملا علی قاری کی کہ جب وفات پای ابراہیم فرزند
رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تو دن سیوم کو ایک اعرابی کہجورین اور روٹی جو کی اور دودہ اونٹنی کا
لایا اور رکہا روبرو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور پڑہی آنحضرت نے پنج آیت اور سورہ اخلاص
تین بار اور پڑہی فاتحہ اور ہاتہہ اوٹھائے واسطے دعا کی اور کہا ثواب اسکا میری فرزند ابراہیم کو پہنچے
اور کہا حضرت نے ابوذر غفاری سے اسکو تقسیم کرو لوگونمین پس تقسیم کیا اونہونے اُس طعام تحفہ کو

سب لوگون حاضرین مین پس اس صورت مین فاتحہ روز سیوم بہیئت مسطورہ حدیث سے
ثابت ہوئی اور ایسا ہی نقل کیا جامع الفقہ مین ملا صدیق زبیری نے کتب معتبرہ سے اور اسی پر ہے
عمل ہے اہل مکہ اور مدینہ اور سوائے ان کے ملک عرب اور عجم کا **مسئلہ** تعین کرنا سال کا واسطے
جانے کے اوپر قبرون کے اور مجمع کرنا اوپر اسکے اور ختم کرنا قرآن کا نزدیک قبرون کے
اور ڈالنا پہولون کا یا چادر پہولون کی اور بوسہ لینا بعضی قبرون کا واسطے زیارت کرنیوالون کے
کیا حکم رکھتے ہین **جواب** یہہ تمام امور درست ہین اور روایات اور احادیث سے ثابت
ہین لیکن تعین سال کا واسطے جانے کے اوپر قبرون کے پس واسطے اسکے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ ہر سال قبرون پر جاتے تھے چنانچہ بیچ منثور سیوطی کے مرقوم ہے
اخرج ابن المنذر وابن مردویہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم یاتی قبور احد کل عام فاذا نظرہ الشعب سلم علی قبور الشہداء
فقال سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ترجمہ یعنے روایت کی ابن منذر اور ابن
مردویہ نے حضرت انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم آتے تھے ہر برس قبور شہداء
احد کے پس جسوقت نظر کرتے شعب کو سلام کیا کرتے قبرون پر شہداء کے پس فرماتے آنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراہیم
قال کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول فیقول سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر وعمر وعثمان ترجمہ روایت کی ابن جریر نے محمد
بن ابراہیم سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم آتے قبرون شہداء پر ہر برس پس کہتے تھے سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالے عنہم فائدہ بیچ تفسیر کبیر کے
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول
فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والخلفاء الاربعۃ ہکذا کانوا یفعلون
ترجمہ یعنی مروی ہے معتبر کے آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم تھے آتے قبرون شہداء پر ہر برس مین ابتدا کرتے تھے

السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور خلفاء اربعہ اسیطرح کرتے تھے تمام ہوا کلام اسکا لیکن مجمع کرنا اوپر اسکے پس بنا بر اسکے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ساتھ صحابہ کے اوپر قبرون کے جایا کرتے تھے چنانچہ حدیث ابوہریرہ سے معلوم ہوا ہے اسطرح کہ اسمین واقع ہے زار النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ پس لفظ من حولہ دلالت کرتا ہے کہ ہمراہ علیہ السلام کے جماعت کثیر صحابہ کی تھی اسواسطے کہ گرد اگرد ہونا آدمیونکا صریح دلالت کرتا ہے اوپر انبوہ کثیر کے اور بھی حدیث ابن عمر سے کہ قبل اسکے گذری معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ بیچ اسکے مذکور ہے کہ پیغمبر خدا اوپر قبر مصعب بن عمیر اور یارون اوسکے گذرے اور توقف فرمایا اور اونکو زندہ فرمایا بہر خطاب ساتھ صحابہ کے فرمایا فزوروھم وسلموا علیہم پس یہ خطاب جمع مذکر کا ہے دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ ہمراہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جماعت کثیر صحابہ کی تھی اور بھی حدیث ابن عباس سے کہ ذکر کیا گیا معلوم ہوتا ہے اس سبب سے کہ اندر اسکے مذکور ہے کہ پیغمبر خدا اوپر دو قبرون کے گذرے کہ اونمین عذاب ہوتا تھا اور محبوب خدا نے ایک شاخ کھجور کی لیکے دو ٹکڑے کئے اور دونون قبرون پر رکھے اوسیجا مین واقع ہوا قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم صنعت ھذا پس لفظ قالوا کہ صیغہ جمع مذکر کا ہے دلالت صریح کرتا ہے اوپر اسکے کہ ہمراہ انحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جماعت صحابہ کی تھی **تنبیہ** پس اگر کوئی شخص دن مقرر کرکے ہر سال عرس کرے یا انبوہ کثیر جمع کرے یا دن ٹھیر اکر کسی بزرگ کی فاتحہ کرے جیسا کہ یازدہم حضرت محبوب سبحانی کی یا پڑھنا مولود شریف کا درمیان ربیع الاول کے یا فاتحہ دینی اور انبوہ کثیر جمع کرنا اور ختم قرآن اور کلمہ طیب پڑھنا اور طعام وغیرہ بروح جناب پیر کا ثواب کو بخشنا کچھ مضایقہ نہین بلکہ اولی ہے چنانچہ ما ثبت بالسنۃ مین مذکور ہے اولی واحق ما ینبغی کہ فیہ ذکر مولدہ ووفاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ترجمہ یعنی اولی واحق تر ہے وہ کہ ذکر کیا جاوے درمیان ماہ ربیع الاول کے ذکر مولود انحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اور ذکر وفات پیغمبر خدا علیہ السلام اور اگر دن ٹھیر اکر کسی بزرگ یا ولی یا تو دیا پیر یا والدین کی قبر پر ساتھ خلقت کثیر جاوے اور اسجگہ

ایصال ثواب کریں اور قرآن پڑہیں اور مکروہات و منہیات سے بچیں کچھ مضایقہ نہین بلکہ مستحب ہے اور
جو منع کرے وہ منکر حدیث اور مناع للخیر ہے اسواسطے اگر منع ہوتا تو کیون آنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ساتھہ جماعت صحابہ کے جاتے اور خطاب اسطرح جمع کر فرماتے فزوروهم وسلموا علیہم
لیکن ڈالنا پہولونکی چادر کا یا پہولونکا قبر پر اس حدیث سے کہ مضمون اسکا مجملا مرقوم ہو چکا ہے
اور پوری حدیث یہہ ہے وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال مر النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم بقبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدہما فکان لا یستبرئ
من البول وفی روایۃ لا یستنزہ من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ
جریدۃ رطبۃ فشقہا بنصفین ثم غرز فی کل قبر قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم لم صنعت ہذا فقال لعلہ ان یخفف عنہما ما لم ییبسا **ترجمہ** مروی ہے ابن
عباس سے کہ گذرے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ساتھہ دو قبرون کے پس کہا کہ صاحب ان دو قبرونکے
البتہ عذاب کیے جاتے ہین اور نہین معذب بیچ کبیرہ کے مگر ایک ان دونون مین سے استنجا نہین
کرتا تہا بول سے اور ایک روایت مین ہے اجتناب نہین کرتا تہا بول سے اور
دوسرا چغل خور تہا پہر لی حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شاخ خرمے کی اور دو ٹکڑے کرکے
گاڑی بیچ ہر ایک قبر کے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کسواسطے یہہ
کیا آپ نے فرمایا آنحضرت نے شاید تخفیف کیجاوے ان دونون مین سے عذاب سے جبتک
کہ خشک نہووے **الغرض** اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ رکہنا چیز سبز کا اوپر قبر کے
درست ہے اور مردے کو نفع دیتی ہے چنانچہ قول قرطبی کا اور خطابی اور ابن عساکر
وال سے بہی ہے اسپر کہ مثل برگ کہ معمول بیچ حرمین کے ہے اور مانند پہول اور ریاحین کے
کہ مروج بیچ ہند کے ہے جبتک کہ خشک نہو اوپر قبرون کے رکہنا درست ہے اسواسطے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آپ ٹہنی درخت خرما کی اوپر دو قبرون کے رکہی اور
سبب فرمایا کہ شاید تخفیف عذاب کی ہووے اسی کہ جبتک خشک نہو اور بہید درمیان

اسکے یہہ ہی کہ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہی اور حمد بموجب اس آیہ کہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ
بِحَمْدِہٖ اور نفع اور تخفیف عذاب سے اور وقت تخفیف کا تا خشکی ہے بنا بر اسکے کہ ہر چیز کو حیات ہی
ساتھ حکم وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ کے اور اسیطرح ہر چیز کو موت اور فنا ہی ساتھ
حکم کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ کے اور موت حیات ہر چیز کی موافق اسکے
ہی اور زندگی ان چیزوں کی تری ہے اور سبزی اور موت انکی خشکی اور پژمردگی ہی اور
اکثر علما فقہا و مفسرین کا اتفاق ہی اسپر بلکہ استحباب قراءت قرآن کا نزدیک قبر کے اسی
حدیث سے ثابت کیا ہی چنانچہ صاحب طیبی نے کہا قَالَ الْعُلَمَاءُ وَضْعُہُ الْجَرِیْدَتَیْنِ عَلَی
قَبْرَیْنِ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ سَاَلَ الشَّفَاعَۃَ لَہُمَا فَاُجِیْبَ بِالتَّخْفِیْفِ اِلٰی اَنْ یَّیْبَسَتَا وَقِیْلَ
یُحْتَمَلُ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ لَہُمَا تِلْکَ الْمُدَّۃَ وَقِیْلَ لِکَوْنِہِمَا تُسَبِّحَانِ مَا دَامَا رَطْبَیْنِ وَلَیْسَ
لِلْیَابِسِ تَسْبِیْحٌ کَذَا مَذْہَبُ کَثِیْرِیْنَ وَالْاَکْثَرُوْنَ مِنَ الْمُفَسِّرِیْنَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْ
شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ ثُمَّ قَالُوْا حَیٰوۃُ کُلِّ شَیْءٍ بِحَسْبِہٖ فَحَیٰوۃُ الْخَشَبِ مَا لَمْ یَیْبَسْ وَالْحَجَرِ
مَا لَمْ یُقْطَعْ وَاخْتَلَفُوْا ہَلْ یُسَبِّحُ حَقِیْقَۃً اَمْ فِیْہِ دَلَالَۃٌ عَلَی الصَّانِعِ وَالْمُحَقِّقُوْنَ
عَلٰی اَنَّہٗ یُسَبِّحُ حَقِیْقَۃً وَیُسْتَحَبُّ الْعُلَمَاءُ قِرَاءَۃَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْقَبْرِ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ
لِاَنَّہٗ اِذَا کَانَ یُرْجٰی التَّخْفِیْفُ بِتَسْبِیْحِ الْجَرِیْدَۃِ فَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ اَوْلٰی ترجمہ یعنے
کہا علما نے کہ رکھنا آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا جریدتین کو اوپر قبر کے محمول ہے اوپر ثبات
کے تحقیق آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے سوال کیا شفاعت کیا بیچ حق ان مردون کے
پس قبول کیا گیا ساتھ تخفیف کے یہان تک کہ خشک ہوا اور بعضون نے کہا محتمل ہے
اس معنے کو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم تھے کہ دعا کرتے اون ہر دونون کیلئے بیچ اسی
مدت کے اور کہا بعضون نے بسبب ہونے جریدتین کے تسبیح کرنیوالی جبتک کہ تر ہوں اور نہیں
تسبیح واسطے خشک کے اور اسیطرح مذہب کثیرین کا اور اکثر مفسرین کا بیچ معنے قول خدا وَاِنْ
مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کے یون کہے ہیں کہ کوئی نہیں زندہ مگر تسبیح کرتا ہی ساتھ حمد اسکی

له اور نہیں کوئی شی مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد کے ۱۲
عه اور کیا ہم نے زندہ پانی سے ہر شی کو ۱۲
عه ہر ایک نفس چکھنے والا ہے موت کا ۱۲

اور زندگی ہر چیز کی موافق اُسکے ہی پس زندگی خشب کی جبتک کہ خشک نہو اور پتھر کی جبتک
قطع نکیا جاوی اور اختلاف کیا ہی بیچ آیا تسبیح کرتی ہین حقیقۃ یا بیچ اُسکے دلالت ہی اور چنانچہ
کے اور محققین اور پر اسبابات کے ہین کہ مقرر وہ تسبیح کرتے ہین حقیقۃ اور مستحب کہا ہی علمانے پڑھنا
قرآن کا نزدیک قبر کے ساتھہ اسی حدیث کی واسطے کہ تحقیق مردہ جب ہوا امید کیا گیا تخفیف
عذاب اُسکی ساتھہ تسبیح جریدہ کے پس تو پڑھنا قرآن کا افضل اور اولے ہی اس سی اور شیخ عبد الحق
دہلوی بیچ شرح اپنی کے لکھتی ہین کہ جامع الاصول مین ہی بریدہ صحابی سی کہ اونسی
وصیت کی واسطے گاڑنے جریدہ کے بیچ قبر اپنی کے تا کہ شاید بیچ اُسکے سبب نجات کا ہو
اور درمیان کنز العباد کی اور فتاوی غرائب کے ہی وَضعُ الوَردِ وَالرَّیاحِینِ عَلَی القُبُورِ
حَسَنٌ لِاَنَّہٗ مَادَامَ رَطبًا یُسَبِّحُ وَیَکُونُ لِلمَیِّتِ بِتَسبِیحِہٖ اُنسٌ وَاِن تَصَدَّقَ
بِقِیمَتِہٖ اَحسَنُ ترجمہ ڈالنا پہولون کا چاہی اوپر قبر کی واسطے اُسکے کہ تحقیق وہ جبتک تر ہی
تسبیح کرتے ہین اور ہوتی ہی واسطے مردی کے انسیت اور اگر تصدق کری ساتھہ قیمت اُسکے
کے بہتر ہے اور بیچ شرح طریقہ محمدیہ کے ہی قَلعُ الشَّوکِ وَالحَشِیشِ الرَّطبَینِ عَلَی القَبرِ
مَکرُوہٌ لِاَنَّ النَّبَاتَ یَنبُتُ بِرَحمَۃِ اللہِ تعالے وَیَستَمِدُّ مِنہَا فَہُوَ اُنسٌ لِلمَیِّتِ بِخِلَافِ الیَابِسِ
یعنی دور کرنا خار اور گہانس درانحالیکہ تر ہون اوپر قبر کے مکروہ ہے واسطے اسبات کے
کہ تحقیق روئیدگی نشانی رحمت خدا تعالی کی سے ہی اور استمداد چاہی جاتی ہی اوس سے
اور پس وہ انسیت واسطے مردی کے ہی بخلاف خشک کے اور درمیان فتاوی قاضیخان کی ہے
وَیُکرَہُ قَطعُ الحَطَبِ وَالحَشِیشِ مِنَ المَقبَرَۃِ فَاِن کَانَ یَابِسًا لَا بَاسَ بِہٖ ترجمہ مکروہ
ہی کاٹنا لکڑیون اور گہانس کا سبزہ سی پس اگر ہو خشک مضایقہ نہین ہے ساتھہ اُسکے
پس اسی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ جب دور کرنا قبر کے سبزہ کا مکروہ ہوا بسبب تسبیح اور
حمد کی پس اب مضایقہ نہین بلکہ مستحسن اور مستحب ہے ڈالنا چادر پہول کی یا پہول
یا سبزہ کسی درخت کا تر دون پر اسواسطے کہ جب تک وہ تر ہو تسبیح کرتی ہین

اور تسبیح موجب نجات کا ہی عذاب قبر سے لیکن بوسہ لینا بعض قبروں کا درست ہی ہو اسطے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خود واسطے بوسہ قبر والدین کے ارشاد کیا چنانچہ درمیان کنز العباد
کے نقل کیا کفایہ شعبی سے لا باس بتقبیل قبر الوالدین وفی کفایۃ الشعبی ان رجلا
جاء الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی حلفت ان اقبل عتبۃ
باب الجنۃ والحور العین فامر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان تقبل رجل الام ووجہ الاب فقال
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان لم یکن لی ابوان فقال قبل قبر والدین قال وان
لم نعرف قبرھما قال خط خطین وانو بان احدھما قبر الام والاخر قبر الاب تقبلھما
ولا تحنث بیمینک ترجمہ یعنی مضایقہ نہیں ہے ساتھہ بوسہ لینے قبر والدین کے اور درمیان
کفایہ شعبی کے ہی کہ تحقیق ایک مرد آیا خدمت میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے قسم کہائی کہ بوسہ دون مین دہلیز جنت اور حور العین کو پس حکم کیا انکو علیہ السلام نے
یہہ کہ بوسہ دے قدم مان اور باپ کے منہ کہا اوس نے یا رسول اللہ اگر نہون میرے مان باپ
پس فرمایا کہ بوسہ لے قبر ان باپ انکا کہا اوس نے اگر نجانون مین قبر کو اونکی فرمایا کہ
کھینچ دو خط اور نیت کر اونمین سے ساتھہ قبر ماں اور دوسری کو قبر باپ کی پس بوسہ دے ان
دونوں کو اور حانث نہو ساتھہ قسم اپنی کے پس بوسہ لینا قبر کا والدین کی بابیر اور استاد
کی درست ہے اسواسطے کہ بیچ طحطاوی کے لکھا ہی کہ مرتبہ پیر اور استاد کا بڑہکر ہے ماں اور
باپ سے اور بوسہ لینا قبر ماں اور باپ کا حدیث صحیح سے ثابت ہی اور باقی موقوف اوپر نیت کے
ہی چنانچہ درمیان طوالع الانوار شرح در المختار کے لکھا ہی والتقبیل غیر المصحف کقبور
الانبیاء ومن یتبرک منھم فالعلماء فیہ کلام کرھہ بعضھم واستحسنہ
بعضھم حتی ان الشافعی رحمہ اللہ تعالی اباحہ مطلقا اذا کان للتبرک وذکرہ
واعتمد جماعۃ منھم الحافظ العینی الحنفی شارح البخاری والقدر المالکی صاحب
الفتح المتعال ومصمود فی الشافعی لا منافاۃ بین الکراھۃ والاستحسان [illegible]

بنیة التبرك والاعمال بالنیات والامور بمقاصدها ولکل امرء ما نوی ونیة المؤمن
خیر من عمله قال السمهودی نقل الطیب الناشری عن المحب الطبری جواز تقبیل القبر
ومسه قال علیه عمل العلماء الصالحین **ترجمہ** اور تقبیل سوا مصحف کے مثل قبرون انبیاء اور
جو شی کہ متبرک ہو بس واسطے علماء کو درمیان اُسکے کلام ہی مکروہ رکھا اسکو بعض نے اور
مستحسن کہا بعض نے حتی کہ شافعی نے مباح رکھا ہی مطلق جسوقت کہ ہو واسطے تبرک کو اور
اہتمام کیا اسکو ایک جماعت نے اونہین سے حافظ عینی حنفی شارح بخاری اور مقر المالکی صاحب
فتح المتعال اور سمہودی کے اور شافعی اور نہین منافات درمیان کراہت اور استحسان کے پس
تحقیق وہ مقید ہے ساتھ نیت کے اور عمل ساتھ نیتون کے ہی اور سب امور ساتھ مقاصد اُن
اُسکے کے اور واسطے ہر امر کے وہ شی ہی کہ نیت کیجاوی اور نیت مومن کی بہتر ہی عمل اُسکے سے
کہا سمہودی نے نقل کیا طیب الناشری نے محب طبری سے اسی تحقیق جائز ہی بوسہ لینا قبر کا اور مس کرنا
اور اسی پر ہی عمل علماء صالحین کا اور سوا اسکے زین علاء الدین ناجری حنفی لکھتا ہی اور روایات
شافعی اور مالکی اور حنبلی مالامال ہیں کہ ہی **مسئلہ ۹** اہل قبور زائرین کو پہچانتے ہیں
یا نہین اور احساس اور ادراک رکھتی ہین اور بات زائرین کی سنتے ہین یا نہین **جواب**
زائر اپنے کو پہچانتے ہین اور رد جواب کرتے ہین اور ادراک اور احساس بخوبی رکھتے
ہین اور قول زائر اپنے کو سنتے ہین اور آواز پاپوش تک کی سنتے ہین اور یہہ
حدیث صحیح اور روایات معتبرہ سے ثابت اور مدلل ہے چنانچہ جلال الدین سیوطی نے
بیچ زیارت قبور کے علم موتی کا ساتھ زیارت کنندگان اپنے اور رویت انکی واسطے
زائر کے عقد کیا چنانچہ نقل کیا جاتا ہی عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیه وسلم ما من رجل یزور قبر اخیه ویجلس علیه الا استانس ورد
علیه حتی یقوم **ترجمہ** یعنی مروی ہی عائشہ رضی اللہ تعالی عنها سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کہ نہین ہی کوئی مرد زیارت کرتا ہی قبر بھائی اپنی کے اور بیٹھتا ہی اوپر اسکے مگر انس پکڑتا ہی

اور سلام کا جواب دیتا ہی جب تک کہ کھڑا ہو وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اذا
مر الرجل بقبر یعرفہ فسلم علیہ ورد علیہ السلام وعرفہ فسلم واذا مر بقبر لا یعرفہ
فسلم رد علیہ السلام ترجمہ یعنی مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا جس وقت گذرتا ہی کوئی
شخص قبر پر جان پہچان کی پس سلام علیک کرتا ہی اوسپر جواب سلام کا دیتا ہی اوسپر اور جان لیتا ہی
اوسکو جب گذرتا ہی انجان کی قبر پر پس سلام کرتا ہے اوسکو رد کرتا ہی اوپر اوسکے سلام کو
وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ما من احد یمر علی قبر اخیہ المؤمن کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد
علیہ السلام ترجمہ یعنی مروی ہی ابن عباس سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا اونہونے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں ہی کوئی ایک بندہ کہ گذرتا ہی اوپر قبر بہائی مومن اپنی کے جانتا ہی اوسکو
دنیا میں پس سلام کرتا ہی اوپر اوسکی مگر جان لیتا ہی اوسکو اور رد کرتا ہی اوپر اوسکے سلام کو وعن
ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من عبد یمر علی قبر رجل یعرفہ فی الدنیا
فسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام ترجمہ یعنی روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ روایت کی نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کوئی بندہ گذرتا ہی اوپر قبر کسیکے کہ جانتا ہی اوسکو دنیا میں
پس سلام کرتا ہی اوپر اوسکے مگر جان لیتا ہی اوسکو اور رد سلام کرتا ہو وعن ابی ھریرۃ
قال قال ابو رزین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان طریقی علی الموتی فهل من
کلام تکلم علیہ قال قل السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین انتم لنا سلف ونحن
لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ترجمہ یعنی مروی ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو رزین نے
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تحقیق طریقہ ہمارا ہی اوپر مردوں کے پس آیا ہی کسی کلام سے
کہ تکلم کریں ہم اوپر اون کے فرمایا کہ کہو السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین انتم
لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قبر مصعب ابن عمیر حین رجع من احد فوقف علیہ و

علی اصحابہ فقال اشہد انکم احیاء عند اللہ فزوروہم وسلموا علیہم فوالذی نفسی
بیدہ لا یسلم علیہم احد الا رد علیہ الی یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا گذری
پیغمبر خدا اوپر قبر مصعب بن عمیر کے جس وقت کہ پہرے احد سی پس کہڑی ہوئی اوپر اسکے اور یارون اسکی
اور کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق تم زندہ ہو نزدیک اللہ تعالے کی پس زیارت کرو انکی اور سلام
کرو اوپر انکی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جسکے قدرت مین میری جان ہی نہین سلام کرتا اوپر
انکو کوئی مگر رد کیا جاتا ہی اوپر اوسکے قیامت تک وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالہم
کذا فی شرح الصدور والمشکوۃ والبخاری ترجمہ یعنی مروی ہے انس سی کہ کہا ارشاد کیا پیغمبر
خدا نی تحقیق بندہ جس وقت رکہا جاتا ہی قبر مین اپنی اور پہرتے ہین اوس سی یار اوسکے تحقیق وہ مردہ
سنتا ہی آواز جوتی انکی کی اسیطرح ہی شرح صدور اور مشکوۃ اور بخاری مین وعن ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان المیت لیسمع خفق نعالہم
حین یولون ترجمہ یعنی مروی ہی ابن عباس سی کہ روایت کی پیغمبر خدا سی کہ فرمایا تحقیق مردہ
سنتا ہی آواز پاپوش تک کی جس وقت کہ پہرتے ہین آدمی ذکر کیا اسکو بیچ شرح صدور کے قال
السبکی عود الروح الی الجسد فی القبر ثابت فی الصحیح لسائر الموتی فضلا عن الشہداء
ترجمہ یعنی سبکی نی کہا آنا روح کا طرف بدن کی بیچ قبر کے ثابت ہی بیچ مذہب صحیح کی واسطے کل اموات
کے بہتر شہدا سی وقال الشبلہ فی کتاب البرہان فی علوم القران فان قیل قولہ تعالی
ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء کیف یکونون امواتا احیاء
قلنا یجوز ان یحییہم اللہ فی قبورہم وارواحہم تکون فی جزء من ابدانہم تحس فی جمیع
بدنہ بالنعم واللذات لاجل ذلک الجزء کما یحس جمیع بدن الحی فی الدنیا ببرودۃ و
حرارۃ تکون فی جزء بدنہ ترجمہ یعنی کہا شبلہ نے درمیان کتاب برہان فی علوم القران
کے پس اگر کہا جاوے قولہ تعالے ولا تحسبن الذین آخر آیہ تک ترجمہ نہ گمان کرو اون لوگونکو جو مارے

گئے راہ خدا مین مردہ بلکہ زندہ ہین کیونکہ زندہ ہونگے مردہ کہنا نہین جائز ہی یہہ کہ زندہ کرتی انکو
اللہ تعالی بیچ قبرون اونکی کے اور ارواح اونکی بیچ ایک جز کے بدنون اونکی سے کہ دریافت کرتی
ہیں تمام بدن انکی کے ساتھ نعمتون اور لذتون کے سبب ہونی اسی جز کے جیسا کہ حس
کرتا ہی تمام بدن زندہ کا دنیا مین سردی اور گرمی کو کہ ہوتی ہی وہ بیچ ایک جز کے اجزاء بدن اسکے
سے نقل السہیلی فی دلائل النبوۃ عن بعض الصحابۃ انہ حفر فی مکان فانفتحت طاقۃ
فاذا شخص علی سریر وبین یدیہ مصحف یقرء فیہ وامامہ روضۃ خضراء و
علم انہ من الشہداء انہ رأی فی صفحۃ وجہہ جرحا ترجمہ نقل کی سہیلی نے دلائل نبوت
مین بعض صحابہ سے تحقیق اوسنے کہودا ایک مکان مین پس کشادہ ہوا ایک موکہا پس جانچک دیکھا
ایک شخص کو تخت پر اور انکے آگے قرآن ہی کہ پڑہتا ہی اسمین اور روبرو اسکی باغیچہ ہی سبز اور جانا
گیا اور جانا گیا تحقیق وہ شہدا سے ہی اسواسطے کہ دیکھا بیچ صفحہ چہرہ اوسکی کی زخم وعن ابن
مندۃ ابی النصر النیشاپوری الحفار کان صالحا ورعا قال حفرت قبرا فانفتحت
فیہ قبر اخر فنظرت فیہ فاذا شاب حسن الوجہ والثیاب حسن الریح مربعا فی
الحجرۃ کتاب مکتوب موجودۃ باحسن الخط وما رایت احسن خطا منہ بین یدیہ
ویقرء القران فنظر الشاب الی قال اقامت القیمۃ قلت لا قال اعد المدرۃ
الی مکانہ ترجمہ یعنی روایت کی ابن مندہ نے ابی النصر نیشاپوری خار سے اور تہا وہ صالح اور متقی
کہا اوسنے کہودا مینے ایک قبر کو پس کشادہ ہوئی بیچ اوس قبر کے قبر دوسری پس نظر کی بیچ
اسکے دیکھا مینے ایک جوان ہی خوبصورت اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے اور اچھی خوشبو لگائی ہوئی
پالتی مارے ہوئے بیٹھا بیچ حجرہ کی اور انکے آگے کتاب لکھی ہوئی حاضر ہی ایسی خوشخط کہ نہین دیکھا
مین نے کوئی خط بہتر اوس سے اور پڑہتا تہا قرآن پس دیکھا جوان نے طرف میرے اور
کہا کیا قائم ہوئی قیامت کہا مینے نہین پس کہا پھر رکھدے ڈہیلے کو طرف جگہہ اوسی کے

مسئلہ ۱۰ اہل قبور میان اپنی ملاقات اور زیارت کرتے ہین اور سیر دنیا کی بہی کرتی ہین

یا نہین جواب آری درمیان انہی ملاقات اور زیارت کرتی ہین اور سیر و دسگی کرتی ہین
یہان تک کہ اندر گھرون اپنی کے درمیان بعضی دنون اور راتون کے آثار وجو نکا صحۃ ثبوت
صحیح سے ثابت وعن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم احسنوا اکفان موتاکم فانہم یتباہون ویزورون فی قبورہم ترجمہ یعنی مروی
ہی جابر رض سی کہ کہا ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اچھی دو کفن مردونکو اپنے
پس تحقیق وہ مفاخرت کرتے ہین آپسمین اور زیارت کرتے ہین بیچ گورون اپنی کے وعن
ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم احسنوا اکفان موتاکم
فانہم یزورون فی قبورہم ترجمہ اور ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ اچھے
دو کفن مردون اپنے کو پس تحقیق وہ زیارت کرتی ہین بیچ گورون اپنی کے یہ دونو حدیثین بیچ شرح صدور
کے ہین اور درمیان کتاب روضہ کے ہین بیچ باب بیتالیس کے ابن عباس سے وعن ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہ لو کان یوم عید او یوم جمعۃ او یوم عاشورا او لیلۃ النصف
من شعبان یاتون ارواح الاموات ویقومون علی ابواب بیوتہم فیقولون ہل من احد
یذکرنی غربتنا یا من سکنتم فی بیوتنا ویا من سعدتم بما شقینا ویا من قسمتم فی اوسع قصورنا
ونحن فی اضیق قبورنا ویا من اسد لکم ایتامنا ویا من نکحتم نساءنا ہل من احد
یتفکر فی غربتنا وفقرنا کتبنا مطویۃ وکتبکم منشورۃ ترجمہ یعنی کہا جس وقت کہ ہو
ہو دن عید کا یا دن جمعہ کا یا روز عاشورہ کا یا شب نصف شعبان سے یعنی شب آتی ہین روحین
مردون کی اور کھڑی ہوتی ہین اوپر دروازون گھرون اپنی کے پس کہتی ہین آیا ہے
کوئی کہ یاد کرتا ہے ہمکو آیا ہے کوئی کہ رحم کرے اوپر ہمارے آیا ہے کوئی کہ یاد کرے غربت ہماری کو
ای وہ لوگ کہ رہتی ہو تم بیچ گھرون ہمارے کے ای لوگون کہ اچھے ہوئے تم ساتھ اسکے کہ بدبخت
ہوئے ہم ساتھ اسکے اور ای لوگون کہ کھڑے ہو تم بیچ کشادہ محلون ہمارے کے اور ہم
درمیان قبرون تنگ کے اور آیا ای لوگون ذلیل کیا تم نے یتیمون ہمارے کو اور ای لوگو نکاح

کیا نہین ساتھہ عور تون ہماری کی آیا ہی کوئی کہ یاد کری بیچ غربت اور فقر ہماری کے عمال ہمارے تمہاری کشادہ ہین اور عمال نامہ ہماری لپیٹے گئے اور بیچ فتاوی کے سبیل لقضات کی فتاوی نسفیہ سی ہی ان ارواح المومنین یاتون فی کل لیلۃ الجمعۃ فیقومون فی فناء بیوتہم
ثم ینادی کل واحد منہم بصوت حزین یا اہلی و اولادی و اقربائی اعطفوا علینا بالصدقۃ واذکرونا ولا تنسونا و ترحمونا فی غربتنا و قلۃ حیلتنا فی قبر ضیق و سجن ضیق و غم طویل و فقر شدید قد کان ہذا المال الذی فی ایدیکم فی ایدینا لو ننفعنا فی طاعۃ اللہ تعالی لم نسال منہ شیئ و انتم تاکلون و تشربون و نحن نحاسب و نعذب ثم یرجعون منہم بصوت حزینۃ اللہم اقنطہم من الرحمۃ کما قنطونا من الصدقۃ
ترجمہ تحقیق ارواح مومنین کی آتی ہین ہر شب جمعہ کو اور کہڑی ہوتی ہین صحن مین گہرون انکے پہر ندا کرتی ہین اونمین سے ہر ایک با آواز غمزدہ ای اہل میری اور اولاد میری اور اقربا میری مہربانی کرو ہم پر ساتھہ خیرات کے اور یاد رکہو ہمکو اور نہ بہولو ہمکو اور رحم کرو ہمپر بیچ غربت ہمارے کے قبر تنگ مین اور قیدخانہ مضبوط اور غم طویل اور عمر دراز اور فقر سخت مین تحقیق تہا یہہ مال جو ہاتہون تمہاری مین ہے ہماری ہاتہہ مین اگر خرچ کرتے ہم بندگی خدا تعالی مین نہ پوچھے جاتے اوس سے کچہہ اور تم کہاتے ہو اور پیتے ہو ہم حساب کئی جاتے ہین اور عذاب دئی جاتے ہین پہر لوٹ جاتی ہین بعضی اونمین ناامیدہ اور غمگین ہوکر پہر آواز کرتی ہے ہر ایک اونمین سے ساتہہ آواز غمگین کے یا الہی ناامید رکہہ تو انکو رحمت اپنی سے جیسا کہ ناامید کیا ہم کو صدقہ اور فاتحہ درود سے اور بیچ کفایۃ المجالس کے ہی ان الارواح تخلص لیلۃ الجمعۃ تنتشرون فجاء وا الی مقابرہم ثم جاءوا فی بیوتہم ترجمہ تحقیق ارواحین چہوٹتی ہین جمعرات کے دن پہر پہیلتی ہین پہر آتی ہین اول طرف قبرون اپنی کے پہر آتی ہین درمیان گہرون اپنی کے اور درمیان نزہۃ المجالس کے ہے کہ جب جمعرات آتی ہے تو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین طوبی لمن عمل فیہا خیرا و ویل لمن عمل فیہا شرا

ترجمہ یعنی خوشی ہے اوسکے لئی جو تیرے مین عمل نیک ہی اور بربادی ہی اوسکے
لئی جو تیری مین بری کرے پس لازم اور اولے ہوا جمعرات کو فاتحہ اور درود بروح
حضرت اور جمیع مردونکے لئی دینا اور اسی جہت سی تمام ملک عرب اور عجم مین خلقت مردون
اپنی کی جمعرات کو فاتحہ دیتے ہین اللھم تقبل ہذہ الرسالۃ المسمی بتلک عشرۃ
کاملۃ واغفر لمولفہ ولاستاذیہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین والمومنات
وصلی اللہ تعالی علی رسولہ وخیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

اللہ کریم محمد	احمد سعدی فقر	محمد علی بدان حب در دل وجان	دین محمد در فرید آمده	محمد سرفراز عفی عنہ	عبد اللہ المعروف داور بخش عفی عنہ	محمد رکن الدین
محمد سراج الدین	عبد الرحیم	محمد یعقوب	عبد الرحمن	محمد حیات لاری	فضل ربی	غلام قادر
رحمت اللہ	حسین علی	نظام الدین	محمد قطب الدین	عنایت علی	وزیر علی	ابو البرکات
جلال الدین	محمد احمد الدین	غلام حسین	محمد صدیق	نور محمد	محمد عظیم	غلام محی الدین
حافظ احمد	فتح الدین	علاء الدین	کریم الدین	برکت اللہ	غلام جیلانی	فضل رحمن

سید علی

خاتمۃ الطبع

بحمد اللہ المنان الکریم والصلوۃ علی رسولہ محمد رؤف الرحیم والہ واصحبہ اجمعین کہ رسالہ تلک العشر مزین بمواہیر علماء بیت اللہ شریف و مدینہ طیبہ حسب فرمائش مولوی محمد کرامت حسین صاحب بخط خوب جدول خوش اسلوب کاغذ سفید ۲۰-۲۶ پر مطبع قیصری بریلی مین حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر نضارت بخش چشم نظارگیان ہوا- واقعی اس رسالہ مین مؤلف نے کمال کیا ہی تردید وہابیہ کی پردہ مین اکثر مسائل ضروریہ کو آیات قرانی اور احادیث نبوی سے ثابت کرکے اور اجتہاد علماء عرب و عجم سے اوسے مستند فرماکے چراغ راہ ہدایت عوام فرمایا- جو صاحب اسے ملاحظہ کرینگے یقین ہی کہ اغوای ناحق سے محفوظ رہ کر شاہراہ ملت مستقیم پر ثابت قدم اور راسخ دم ہوجاوینگے باقی دیگر اوصاف اس کتاب کے ملاحظہ سے متعلق ہین ضبط تحریر مین نہین اسکتی ؛

عجب طرح کے زمانہ کے طور مین اوٹھ گئے | کہ سیدھی راہ سے بھٹکے بھری مین یہہ اوٹھ گئے
ہی اونکا حال بتانا ضرور مجھکو ہوا | وہابی دین نبی سے ہین سر بسر اوٹھ گئے
حدیث نبوی کے معنی دئیے انہون نے اولٹ | کلام الہی کے معنے کئے مین سب اوٹھ گئے
جو چشم غور سے کوئی ذرا او نہین دیکھے | تو نکل آئیے سے ہی بہر گئے ہین سب اوٹھ گئے
اسی سبب سے خدا کا قہر ہے اونپہ نزول | پہرینگے خلد سے دوزخ مین وہ سب اوٹھ گئے
جو اونکے مذہب بد مین ہوا کوئی شامل | طرح طرح کے وہ دیکھیگا سخت عذاب اوٹھ گئے
اگرچہ شمر سے تشبیہ دی او نہین ہے بجا | یہہ گمرہے مین زیادہ مین اوس سے سب اوٹھ گئے
اگرچہ مولوی عبد الحکیم نہ آتے تہے | تو اس سے زیادہ بھٹکتے یہہ سب اوٹھ گئے
چھپے ہین کونے مین اوس کی سہی ہی بد انجام | نہ اونکے سامنے کرتا ہے کوئی یہہ بھی کلام
مردود کا نہ ہوا ایسی حال کچھہ تحریر | حشر کو سمجھیگا اونکے تئین یہہ ہے تقصیر
خدا سے عرض کر تو صبح شام ای دلگیر | یہہ سیدہی راہ پہ آجاوین سب اوٹھ گئے

اشتہار مکہ معظمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ مجمع الاخبار بمبئی خبر اخبار ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۵ھ
سب مسلمانون دیندارون اور تابعان رسول مختار صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ الاطہار و
اصحابہ الاخیار پر ظاہر ہووے کہ کئی برس سے ہندوستان مین وہابی معتزلہ اور اسمٰعیلیہ
فرقے کے لوگون نے دین متین مین فساد اور مسلمانونمین فتنہ نفاق کا ڈالا تھا آخر
کلکتے اور دہلی اور مدراس اور بمبئی کے دیندار عالمون کی سعی اور کوشش سے بہت
مسلمان اونکے اغوا سے بچ رہے اور بعضے لوگ بھی سمجھکے پشیمان اور شرمندہ ہوکر حرمین
شریفین کیطرف چلے جب وہان بھی اور مسلمانون کو گمراہ کرنا ظاہر ہوا تب سب
عالمون نے اونکے ساتھ مباحثہ کیا اور کئی وقت اونکو توبہ استغفار پڑہایا مگر اس برس
مین حق تعالی نے جو دین محمدی کا نگہبان اور منتقم حقیقی ہے ہر جگہہ اونکو ذلیل اور
خوار کیا اور نو تقصیرین اونکے ذمہ ثابت ہوئین پہلی تقصیر ربیع الاول کے مہینے مین ذکر میلاد شریف
منبر مین جو مسلمان دست بستہ ہوکر صلوۃ و سلام پڑہتے تھے اونکو لوگون نے منع کیا دوسری
تقصیر دلائل الخیرات پڑہنے کو بدعت کہا تیسری تقصیر حنفے شافعی مالکی حنبلی کو بدعتی
بدعت کہا چوتہی تقصیر ان چارون امامون کی تقلید اور پیروی کرنیوالون کو بدعتی
کہا پانچوین تقصیر درود و سلام جو قبل اذان کے حرم شریف کے منارون پر چڑہکے موذن
لوگ باواز بلند پڑہتے ہین اسکو بدعت کہا چہٹی تقصیر رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار کیا ساتوین تقصیر مردہ کو بعد ثواب پہونچانا اور
فاتحہ دینے کو بدعت کہا آٹھوین تقصیر اولیا اور مقبولان خدا کی نیاز کے کہانے کو
حرام کہا نوین تقصیر دو جہان کے مالک و مختار حبیب حضرت پروردگار شفیع روز شمار نبی
علیہ الصلوۃ والسلام کی شان معظم مین حقارت اور اہانت کی باتین کہین جو تقویۃ الایمان
مین لکہی ہین سو وہ ظاہر کیا الغرض یہہ سب تقصیرین گواہی شاہدی کے ساتھہ حاکم اسلام

حامی دین متین حضرت مولانا حبیب بادشاہ مدظلہ کی حضور مین ان لوگو نپر ثابت ہوئین اور
چارون مصلو کی پیش امام اور مفتی مکہ معظمہ اور شریف حرم محترم اور خادم الشرع اور جمیع
علماء دین متین کی اجماع اور اتفاق سے ان لوگو نپر حد شرع شریف ثابت ہوئی اونکو
خوب تعزیر اور تنبیہ کی اور قید مین ڈالا آخر اٹھارہوین تاریخ جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ
مقدسہ کو ان لوگون کو اخراج البلد کیا اور مولوی سلیمان وغیرہ وہابی لوگ
بھاگ گئی اونکی تلاش ہو رہی ہی یہ مرتد لوگ کافرون سے بدتر ہین کیونکہ کافرونکی توبہ
قبول ہوتی ہی مگر جو پیغمبر آخر الزمان کی حقارت اور بی ادبی کی باتین کری اسکی توبہ قبول
نہین اور اونکی گواہی شاہدی اور کسی بات کا اعتبار نہین اور اونکی پیچھے مسلمانونکی نماز
درست نہین بلکہ جو کوئی اونکی کفر مین شک کری وہ بھی کافر ہی چنانچہ در المختار مین اسکا خلاصہ
لکھا ہوا ہی اب سب مسلمانون دیندارونکو لازم ہی کہ اگر ایسا مرتد منکر نظر آوی اسکو مار کر
ہٹا دین اگر نہو سکی تو زبان سے ہٹا دین اگر نہو سکی تو دل سے ایسی لوگون سے بیزار رہنا اور نگاہ
کرنا لازم ہی اور اس مضمون کی حدیث شریف مشکوٰۃ مین موجود ہی اور جو لوگ مکہ معظمہ مین
تعزیر یاب اور آمین دار الاسلام مین ذلیل و خوار ہو کر تشہیر پا کر قید مین پڑی اور پھر مکہ
معظمہ سی شہر بدر کرکے اونکو نکال دیا اون کے نامونکی تفصیل موقوم ذیل ہی مولوی مراد بنگالی

مولوی لطیف لکھنوی | مولوی محمود علی ساکن شہر کہنہ بریلی | مولوی محمد بیگ چشتی سہارنپوری | مولوی عبد الرحمن بنارسی

اب مسلمانون دیندارون کو لازم ہی کہ ان کے دام فریب مین نہ پہنسین اور حق تعالی
اپنی حبیب کے طفیل سے اہل ہند کو اونکی شر اور فساد سے بچاوی بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد
ارشاد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب در تحت آیہ کریمہ **وبنینا فوقکم
سبعا شدادا** تحریر میفرمایند کہ ارواح پر نور ائمہ و انبیاء و پیشوایان مرتبہ مرتبہ
بحق مردم پایین خود مدد میرسانند و مردم پایین بآن امداد ترقی حاصل میکنند ازین

از عبارت رد وہابیہ صریح ظاہر زیرا کہ اوشان بدین عقائد معتقد نیستند و در تحت آیت
لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ خِطَابًا یعنی سخن گفتن را بواسطہ در مقدمہ خود یا شفاعت دیگری
چون از آثار و نشانہاۓ خود از فہم رد وہابیہ ثابت فقط و گفتہ ہم شفاعت خواہد کرد کَلَّا اِنَّ
کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ در تحت این آیہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب این عبارت منویسند
و تعلقی بقبر نیز این ارواح را میباشد کہ بحضور زیارت کنندگان و اقارب و دیگر دوستان بر قبر مطلع
و مستانس میگردند زیرا کہ روح را قرب و بعد مکانی مانع این دریافت نمی شود و مثال در وجود
انسانی روح بصری ست کہ ستارہاۓ ہفت آسمان را از درون چاہ میتواند دید و چون آن
مقام معلوم شد نمیتواند شد مگر آنکہ از جناب الٰہی آگاہی دہند فقط در تحت آیۃ اَبْصَارُہَا خَاشِعَۃٌ
مولانا صاحب فرمایند حضرات صوفیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم گویند کہ مراد از والنازعات غرقا نفوس
اہل سلوک ست کہ نفوس امارہ خود را کہ در اتباع شہوت غرق شدہ و بزور میکشند از این تفسیر
رد مذہب وہابیہ بخوبی کمال ست باید دید +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو کہ اکثر لوگ کم علم اور جاہل واقف نہیں کہ وہابی کون ہوتی ہیں اور اونمین کیا
برائی ہی اسواسطے اصلیت اونکی اور برائی اوس مذہب بی اصل کی ذیل مین بیان
کی جاتی ہی کہ اللہ تعالیٰ اپنی کرم فضل سے بحرمت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب مسلمانون
اور دینداروں کو اونکی شر و فساد سے بچا دی

وہابیون کی اصلیت

واضح ہو کہ پہلا بانی اس مذہب بابی کا شیخ عبد الوہاب ساکن بلدہ اصفہان ہی جو
پہلی مذہب امامیہ رکھتا تھا پھر اس مذہب کو چھوڑ کر مکہ معظمہ مین گیا اور وہان طریقہ
اہل سنت وجماعت کا مطابق مذہب امام احمد حنبل کے اختیار کیا اور علماء مکہ معظمہ کی
بحث اور چارون ائمہ اہل سنت وجماعت کی مذہب کو باطل ٹھیرایا اور پانچوان مذہب نکالکر جملہ

علماء اسلام کو کافر اور مشرک اور بت پرست اور بدعتی کہنا شروع کیا مکہ معظمہ کے
علمانے اسکو سفیہ سمجھکر وہان سے نکالدیا اوس نے نجد کا قصد کیا اور مقام درعیہ مین مقیم
ہو کر عبد العزیز وہان کے رئیس اور سعود اوسکے بیٹے کو جو مذہب خوارج کا رکھتا تھا
اپنا معتقد بنایا اور آیات کلام اللہ اور حدیث کے اولٹے سیدہے معنی عرب و عجم کو سمجہاکر
انبیا اور اولیا کی تعظیم سے لوگون کا دل پہیرا اور عداوت رسول کریم اور اونکے اہل بیت
طاہرین صلوٰۃ اللہ تعالے علیہم اجمعین کی لوگون کے دل مین ڈالدی چونکہ اکثر لوگ اوس
دیار کے خارجی المذہب اور معتزلہ تھے اسلئے اوسکے طریقہ کو بہت پسند کیا یہان تک کہ
تھوڑے روز مین حدود نجد اور لطسا اور قطیب اور عمان کے لوگون نے اوسکا مذہب قبول
کرلیا جب دو لاکھہ سپاہ مسلح اوسکی تابعدار ہوئی تب اوس نے پہلی تاریخ ذی الحجہ ۱۲۱۶ھ
ہجری کو کربلاء معلی کو لوٹ کر تاراج کیا چنانچہ قریب ہزار کسان مجاورین اوس بقعہ
متبرکہ کے اوسکے بلوہ مین شہید ہوئے بعد اوسکے نجف اشرف کو لوٹ کر تاراج کرکے
مدینہ منورہ کا قصد کیا وہان پہونچکر کچہہ عمارت متعلقہ روضہ منورہ اور مزارات کو نقصان
پہونچایا جب خبر بادشاہ روم اور بادشاہ مصر کو پہونچی تب کئی دستہ فوج تعینات ہوئی
اور انکو معہ عبد العزیز و سعود اوسکے بیٹے کو تہ تیغ بیدریغ کیا اور بہت فوج اوسکی مقتول
ہوئی بقیۃ السیف نواحی مسقط اور جزائر عرب کی طرف بہاگ گئی چونکہ بانی اس مذہب کا
عبد الوہاب تھا اسواسطے متقلد اوسکے آجتک وہابی کہلاتے ہین اور کتاب راہ الاخوان تصنیف
احمد آقا و محمد علی بن محمد باقر اصفہانی مین رسالہ تمام عقائد عبد الوہاب کا مرقوم ہے پہلا
فتوی عبد الوہاب کا یہہ تہا کہ سوای خداوند تعالی تعظیم کسی ولی و پیغمبر کی جائز نہین بلکہ شرک
اور کفر ہے دوسرا فتوی اوس کا یہہ تہا کہ محمد پیغمبر خدا اور اون کے خلفا اپنی حیات
مین واجب الاتباع تہے بعد فوت اونکے اب اونکی جگہہ پر ہم واجب الاتباع ہین اور تعلیم
ائمہ اربعہ کی بدعت ہے تیسرا فتوی اوس کا یہہ تہا کہ پیغمبر خدا یا اونکے خلفا یا دیگر اولیاء

کرام کا سیدنا اور مولانا یا دیگر الفاظ تعظیمی کے ساتھ نام لینا شرک فی العادۃ ہے
چوتھا فتویٰ اوس کا یہ تھا کہ زیارت قبور انبیا اور اولیا کی بت پرستی ہے **پانچوان**
فتویٰ اوسکا یہہ تہا کہ شفاعت کسیکو اختیار مین نہین ہے جسکو خدا تعالی چاہیگا تو
حکم شفاعت کا دیگا پیغمبر خدا کو شفیع المذنبین کہنا گناہ ہی **چھٹا** فتویٰ اوسکا یہہ تہا
کہ وسیلہ پکڑنا انبیا اور اولیا کا شرک ہے جو کوئی کہے یا رسول اللہ یا علی یا حسین
وہ مشرک واجب القتل ہی **ساتوان** فتویٰ اوس کا یہہ تہا کہ انبیا اور اولیا بعد
مرنے کے نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین جو کوئی اونکو پکارتا ہی وہ کافر اور مشرک ہے
واضح ہو کہ اسی عقائد اور مذہب کو بعض علماء ہند نے سنہ ۱۲۴۰ سے اس ملک
ہندوستان مین جاری کیا اور اپنے کو مرید سید احمد صاحب بریلوی کا جو مرید مولانا
شاہ عبدالعزیز صاحب کے تھے قرار دیکر سید صاحب کو ملقب امیر المومنین اور امام
ہمام مشہور کیا اور مطابق روئیہ عبدالوہاب کے کتابین مثل تنویر العینین اور صراط المستقیم
و تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین و جہاد نامہ وغیرہ بزبان عربی و فارسی و اردو تصنیف
کرکے تمام ملک مین اس مذہب کو پھیلایا تو عوام الناس مثل جولاہے و دھنیے اور
کنجڑے قصائی و سقے اور چھپنے والے اور چمڑے والے وغیرہ جہلا اور اہل بازار معتقد ہوئے
بعد اوسکے اہل عالم نے اپنا نفع دنیوی سمجھکر اس مذہب کو اختیار کیا اور چند کتابین
ترجمہ قرآن و حدیث کی بغل مین دابکر وعظ و نصیحت کرنا شروع کیا پہلے تو تقلید سے
چارون اماموں اہل سنت و جماعت کے لوگون کا دل پہیرا بعد عداوت اہل بیت رسول
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اجمعین کی لوگون کے دل مین ڈالکر نذر و نیاز فاتحہ درود
[illegible] ٹہیرا کر تمام مسلمانان ہند کو مشرک اور کافر اور بت پرست اور بدعتی کہنا
شروع کیا اور مقلد اونکے آج تک کہتے ہین جو کہ نام اوس بانی مذہب کا عبدالوہاب تھا
مسلمان مقلد اوسکے وہابی کہلاتے ہین پس سب مسلمانون دینداروں کو لازم ہے

کہ شناخت مذہب وہابیہ کی مطابق فتوای مندرجۂ بالا و کتاب تقویۃ الایمان وغیرہ
مندرجۂ بالا کے رکھین جہان کہین دیکھین لگکے دام فریب مین نہ پھنسین اور
حق تعالی اپنے حبیب محمد مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے طفیل سے اہل ہند اور
سب مسلمانون کو اون کے شر اور فساد سے بچاوے آمین رب العالمین ۞

تمام شد